



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(کیا یہ صحیح ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم کا دروازہ تھے۔) ایضاً

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

یہ روایت مشہور تو بہت ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔ اور اس کی سند پر کسی کو اعتماد نہیں ہے۔ نیز علم کا دروازہ ہونا زومعنی چیز ہے۔ اگر دروازے سے یہ مفہوم ہے کہ آپ کے بغیر کسی کو علم حاصل نہیں ہوا۔ تو بھی غلط ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے براہ راست حضور ﷺ سے علم سیکھا۔ اور دوسروں کو سکھایا۔ حضور ﷺ کی دیگر جتنی حدیثیں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے پھیلایں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو ان کا ہزارواں حصہ بھی روایت نہیں کیا۔ پھر علم لدی سے مراد اگر وہ علم روحانی یا کشفی مراد ہے جو الہام سے حاصل ہوتا ہے۔ تو بھی بہت سے بزرگوں کو ہوتا رہا۔ اس میں بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ امت محمدیہ میں ایسے بے شمار اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ جن کو الہام اور کشف ہوتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت سے ہمیں انکار نہیں۔ مگر ان کی علمی یا شجاعت کی فضیلت کو ان سے مختص یا مخصوص کر دینا صحیح نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں بے شمار ایسے لوگ تھے۔ جو علم میں اور شجاعت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر تھے۔ بے شک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات میں اپنی شجاعت کے جوہر دیکھائے۔ مگر خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ طارق بھی کچھ کم نہ تھے۔ شیخہ حضرات اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو خود ہی اس کا اعتراف کر لیں۔ ((اخبار اہل حدیث سہ ماہی جلد 8 ش 48

ہذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 12 ص 133

محدث فتویٰ